وَاعِظُ الجُمُعَة

یزیدی لشکر کا ظلم وستم

(واقعۂ حرّہ)

پیشکش

ادارہ اہل سنت کراچی

مدیر

مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرزاق قادری

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

www.facebook.com/darahlesunnat

سلسلہ: واعظ الجمعہ

عنوان: یزیدی لشکر کا ظلم وستم (واقعۂ حرّہ)

مدیر: ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

مُعاونین: مفتی عبدالرزاق قادری، مفتی عبدالرشید ہمایوں المدنی

عددِ صفحات: ۷

سائز: 13×21

ناشر: ادارۂ اہلِ سنّت کراچی

: idarakhutbatejuma@gmail.com

00971559421541:

00923458090612 :
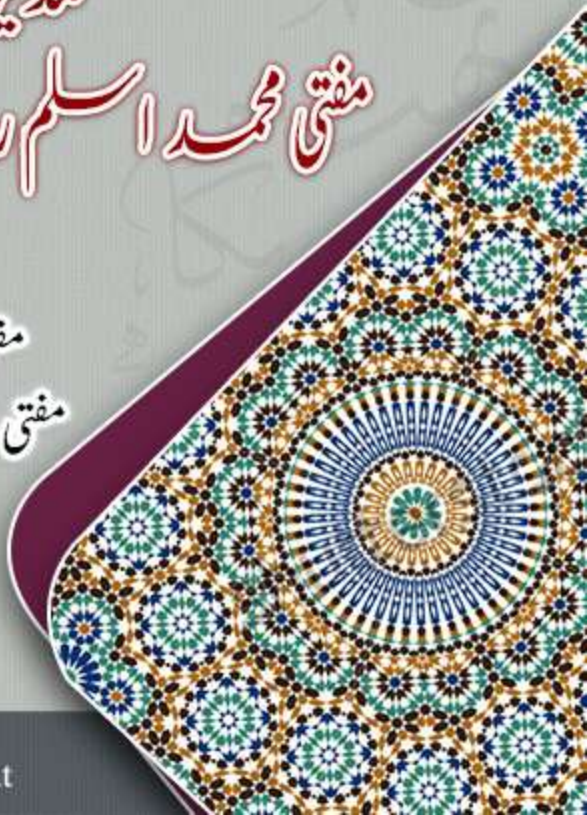
www.facebook.com/darahlesunnat

آن لائن

۱۴۴۱ھ/۲۰۱۹ء

یزیدی لشکر کا ظلم وستم (واقعۂ حرّہ)

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

واقعہ حَرّہ کی وجہِ تسمیہ

برادرانِ اسلام! کربلا میں حضرت سیّدنا امامِ حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت کے بعد، مدینہ منوّرہ میں بغاوت کی ایک ایسی آندھی اٹھی، جس سے یہ محسوس ہونے لگا کہ بنی اُمیّہ کے خلاف پوراعالمِ اسلام اُٹھ کھڑا ہوگا، اور حکومت تبدیل ہوجائے گی، ایسے میں اہلِ مدینہ کو خاموش کرانے کے لیے، یزید نے مسلم بن عقبہ کی سپہ سالاری میں ایک ایسا لشکر بھیجا، جس نے مدینہ منوّرہ میں گھس کر اتنے ظلم ڈھائے، اور مسلمانوں کا اس قدر بے دردی سے قتلِ عام کیا، جسے کماحقُّہ بیان کرنے سے زبان وقلم قاصر ہیں۔ یہ واقعہ ۶۳ ہجری میں پیش آیا، اور تاریخ کے سیاہ اَوراق میں "واقعۂ حَرّہ" کہلاتا ہے۔

میرے محترم بھائیو! "حَرّہ" پتھریلی زمین کو کہتے ہیں، چونکہ مدینہ منوّرہ کا ایک حصّہ پتھریلا اور آتش فشانی پتھروں سے ڈھکا ہوا ہے، جسے "حَرّہ" کہتے ہیں۔

"حرہ واقِم" کے راستے یزیدی اَفواج نے مدینہ طیّبہ پر چڑھائی کی، جس کے سبب یہ سانحہ **"واقعہ حَرّہ"** کہلاتا ہے[1]۔

واقعۂ حَرہ کا پس منظر

عزیزانِ گرامی قدر! اس عظیم سانحے کا پَس منظر یہ ہے کہ سانحۂ کربلا کے بعد حجازِ مقدّس میں یزید کے خلاف نفرت، اور غم وغصہ اپنے عُروج پر پہنچ چکا تھا، اہلِ مدینہ نے یزید کی فرمانبرداری چھوڑ کر اِس کے خلاف کاروائیاں شروع کر دی تھیں، اور باہم صلاح مشورے کے بعد قریش پر عبد اللہ بن مُطیع، اور انصار پر عبد اللہ بن حنظلہ کو امیر مقرّر کر دیا۔ یزید کو اہلِ مدینہ کے اس عمل سے خوب طیش آیا، اس نے فَوری طَور پر مدینہ منوّرہ کے ایک نمائندہ وفد کو اپنے پاس دار الحکومت دِمشق (Damascus) بلوایا، بات چیت کے ذریعے انہیں مطمئن کرنے کی کوشش کی، شرکائے وفد کے ساتھ حُسنِ سُلوک سے پیش آیا، اور انہیں خوب انعام واِکرام سے نواز کر رخصت کیا، لیکن سانحۂ کربلا کے سبب لوگوں میں جو نفرت پیدا ہو چکی تھی وہ جُوں کی تُوں برقرار رہی، نتیجۃً اہلِ مدینہ اُمَویوں کے مقابلے میں کھلم کھلا مخالفت پر آ گئے، اور انہیں مدینہ منوّرہ سے نکال باہر کرنے کے منصوبے بنانے لگے، بنواُمیّہ مَروان بن حکم کے گھر جمع ہو گئے، اہلِ مدینہ نے مروان کے گھر کا مُحاصرہ کر لیا، بنواُمیّہ نے اپنی بھوک، پیاس اور مُحاصرے کا حال یزید کو لکھ بھیجا، جب اِن واقعات کا علم یزید کو ہوا تو اُس نے مسلم بن عقبہ کو مدینہ منوّرہ پر فَوج کشی کا حکم دے دیا۔ مُسلم بن عقبہ یزید کے حکم پر دَس ہزار سوار اور پندرہ ہزار پیادہ لشکر لے کر مدینہ منوّرہ کی جانب روانہ ہوا، لشکر کی روانگی کے وقت یزید نے بذاتِ خود چند اَحکام کی پابندی کا حکم دیا، جو حسبِ ذیل ہیں:

(۱) "معجم البُلدان" حرف الحاء، لفظ: حرّة واقِم، الجزء ۳، صـ۱۴۱ .

(۱) تین دن تک اہلِ مدینہ کو مہلت دینا؛ تاکہ اِس عرصہ میں وہ کوئی فیصلہ کرسکیں۔

(۲) تین دن کے بعد اگر وہ اِطاعت نہ کریں تو اُن سے جنگ کرنا۔

(۳) جنگ میں کامیابی کی صورت میں تین روز تک اُن کا قتلِ عام جاری رکھنا، اور ان کے مال واَسباب لُوٹنا۔

(۴) امام زَین العابدین علی بن حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو کوئی نقصان نہ پہنچانا؛ کیونکہ وہ اس بغاوت میں شریک نہیں ہیں۔

اہلِ مدینہ کا قتلِ عام

عزیزانِ ملّتِ اسلامیہ! اِن اَحکام پر عمل کا وعدہ کرکے مسلم بن عقبہ اپنے لشکر کے ہمراہ مدینہ منوّرہ کی جانب روانہ ہوا، مدینہ منوّرہ کے قریب پہنچ کر ابنِ عقبہ نے اہلِ مدینہ کو یزید کا اِطاعت گزار بننے کی دعوت دی، اور ساتھ ہی تین دن کی میعاد بھی مقرّر کردی، لیکن اِس عرصہ میں اہلِ مدینہ خاموش رہے، تین دن کے بعد ابنِ عقبہ نے اہلِ مدینہ کو جنگ یا صلح میں سے ایک راستہ اختیار کرنے کا حکم دیا، اہلِ مدینہ یزید کی اِطاعت کرنے پر ہرگز تیار نہیں تھے، لہذا انہوں نے جنگ کو ترجیح دی، گھمسان کا رَن پڑا، اہلِ مدینہ نے ڈٹ کر مقابلہ کیا، اہلِ مدینہ کی تعداد یزیدی فَوج کے مقابلے میں بہت کم تھی، اس کے باوُجود انہوں نے دادِ مردانگی لی، مگر بالآخر شکست کھائی، مدینہ منوّرہ کے چیدہ چیدہ بہادر، نیز رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بڑے بڑے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم اس ہنگامۂ آفت میں شہید ہوئے، یزیدی فوج شہرِ مدینہ میں گھس گئی، وہاں مزارات کو مسمار کیا، ہزاروں خواتین اور کنواری لڑکیوں سے بدکاری کی گئی، شہر بھر کو لُوٹا گیا، تین دن تک قتلِ عام کیا، دَس ہزار سے زائد باشندگانِ مدینہ کو یزیدی

فوج نے بھیڑ بکریوں کی طرح ذبح کیا، زمین پر گرے ہوئے خون کی اتنی فراوانی تھی کہ قدم تک رکھنے کو جگہ نہیں تھی[1]۔

علّامہ سمہودی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ "علّامہ قُرطبی نے بیان کیا، کہ مدینہ منوّرہ کے قتلِ عام میں ایک ہزار سات سو مہاجرین، انصار اور تابعین شہید کیے گئے، خواتین اور بچوں کے علاوہ دَس ہزار عام اَفراد کو شہید کیا گیا، قرآن مجید کے سات سو قاری اور ستانوے قریش شہید کیے گئے، ان دنوں میں رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں گھوڑے باندھے گئے، جو قبرِانور اور منبر شریف کے درمیان (ریاض الجنّہ میں) پیشاب اور لید کرتے رہے[2]۔

حضراتِ گرامی قدر! حضرت سیّدنا سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ حَرّہ کے دنوں میں جب بھی نماز کا وقت آتا، قبر شریف سے اذان کی آواز آتی، پھر اقامت کہی جاتی، میں آگے بڑھ کر نماز پڑھتا، اور اس وقت رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں میرے سوا کوئی نہیں تھا[3]۔

مؤرّخین لکھتے ہیں کہ مسلم بن عقبہ نے اس قدر بے گناہوں کا خون بہایا کہ اسے "مُسرِف" کہا جانے لگا[4]۔

"معجم البلدان" میں ہے کہ مسلم بن عقبہ نے خواتین کو اپنے فوجیوں کے لیے مُباح (جائز) کر دیا تھا، جس کے سبب ہزاروں خواتین کو جبری زِنا (Forced Adultery) کا نشانہ بنایا گیا، اور ان سے بِن باپ کے آٹھ سو بچے پیدا ہوئے[5]۔

---

(١) "البداية والنهاية" ثمّ دخلتْ سَنَة ثلاثٍ وَسِتّين، ٨/ ٢٣٧-٢٤٥، ملتقطاً.
(٢) "وفاء الوفاء" الباب ٢، الفصل ١٥ ...إلخ، وقعة الحرّة، ١/ ١٠٢.
(٣) المرجع نفسه، صـ١٠٨.
(٤) المرجع السابق، صـ١٠٦.
(٥) "معجم البُلدان" حرف الحاء، لفظ: حرّة واقِم، ٢/ ١٤١.

اہلِ مدینہ کو خوف زدہ کرنے سے متعلق وعیدیں

عزیزانِ مَن! یزیدی لشکر نے اہلِ مدینہ کو اَذیتیں دینے اور تکالیف پہنچانے میں ہر شرعی حُدود کو پامال کیا، باوُجودیکہ مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ نے اہلِ مدینہ کو اِیذاء پہنچانے پر سخت بددعا فرمائی ہے، حضرت سیّدنا عُبادہ بن صامت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے دعا کی: «اللَّهُمَّ مَنْ ظَلَمَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ وَأَخَافَهُمْ فَأَخِفْهُ، وَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ»[1] "اے اللہ! جو اہلِ مدینہ پر ظلم کرے، اور انہیں خَوف زدہ کرے، تُو اسے خوف زدہ کر! اور اُس پر اللہ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے! اُس کا نہ فرض قبول ہوگا اور نہ نفل!"۔

اسی طرح حضرت سیّدنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَنْ أَرَادَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ بِسُوءٍ، أَذَابَهُ اللهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ»[2] "جو اہلِ مدینہ کے ساتھ بُرائی کا ارادہ کرے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے ایسے گھلا دے گا جیسے نمک پانی میں گھلتا ہے"۔

امام سُیوطی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ تحریر فرماتے ہیں کہ خواجہ حَسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اِس واقعے کو یاد کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اِس واقعہ میں کسی کو بھی نَجات نہیں ملی، زیادہ تر صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم اور دیگر مسلمان مارے گئے، مدینہ منوّرہ کو لُوٹا گیا، اور ایک ہزار کنواری لڑکیوں کے ساتھ بدکاری کی گئی، إنّا لله وإنّا إليه راجعون!"[3].

---

(١) "المعجم الأوسط" باب الراء، من اسمه روح، ر: ٣٥٨٩، ٢/ ٣٧٩.

(٢) "صحيح مسلم" باب تحريم إرادة أهل المدينة بسوءٍ، ر: ٣٣٦١، صـ٥٨٠.

(٣) "تاريخ الخلفاء" عهد بن أمية، يزيد بن معاوية أبو خالد الأموي، صـ١٥٨.

یزید کے کارہائے سیاہ

برادرانِ ملّتِ اسلامیہ! تاریخِ اسلام میں یزید وہ پہلا شخص ہے جس نے اپنے اِقتدار کو دَوام بخشنے کے لیے نواسۂ رسول حضرت سیّدنا امامِ حسین اور اہلِ بیت اَطہار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو کربلا کی تپتی ریت پر بھوکا پیاسا شہید کروایا، شہادت کے بعد اُن حضرات کے اَجساد کی ہونے والی توہین پر خاموش رہا، صرف اِسی پر بس نہ کی، بلکہ سانحۂ کربلا کے رَدِّعمل میں اپنے خلاف مدینہ منوّرہ سے اُٹھنے والی تحریک کو کچلنے کے لیے شریعتِ مطہَّرہ کی حُدود کو پامال کیا، اس کے لشکروں نے آلِ بیتِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم اور مدینہ شریف کی بے حرمتی کی، رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی مسجد میں گھوڑے داخل کیے، "ریاض الجنّہ" کو گھوڑوں کی لید اور پیشاب سے ناپاک کیا، اپنے ہی کلمہ گو ہزاروں مسلمان بھائیوں کا قتلِ عام کروایا، اپنے سپاہیوں کے ذریعے ہزارہا باپردہ مسلمان خواتین کی عصمت دری کروائی، ہزاروں انصار ومہاجرین، تابعین علماء اور حفّاظِ کرام شہید کروائے۔

بحیثیت حکمران یزید کی شخصیت اور کردار

بطورِ حکمران اگر یزید کی شخصیت اور کردار کا جائزہ لیا جائے، تو وہ ظالم وجابر اور فاسق وفاجر ہونے کے ساتھ ساتھ، حکمرانی کے لیے انتہائی ناموزُوں اور نااہل شخص تھا۔ یزید کے شخصی کردار سے متعلق حافظ ابنِ کثیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں، کہ یزید مزامیر سنتا، شراب پیتا تھا، گانے سنتا، لڑکوں اور کتوں کا شَوقین تھا، بندر، ریچھ وغیرہ لڑاتا، اور دیگر منکَرات کا مرتکب تھا[1]۔

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! پہلے پہل ناصبیت کی بڑی علامت یہ ہوا کرتی تھی، کہ امیر المؤمنین سیّدنا علی المرتضیٰ شیرِ خدا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ یا اہلِ بیتِ اَطہار پر لعن

---

(۱) انظر: "البداية والنهاية" ثمّ دخلتْ سَنةُ ثنتين وستّين، ٨/ ٢٣٦، ملخصاً.

طعن کرتے تھے، لیکن ہمارے زمانے میں پائے جانے والے ناصبیوں کی پہچان یہ ہے، کہ یہ لوگ یزید کا ناجائز دِفاع کرتے ہیں، امامِ حسین اور اہلِ بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو غلط بتاتے، اور واقعہ حرّہ میں اَصحابِ رسول کو باغی قرار دیتے ہیں۔ یاد رکھیے! ایسے لوگ یزید ناصبی جیسے خیالات ونظریات کے حامل ہیں، ایسوں سے کوسوں دُور رہیے اور اپنے ایمان کو بچانے کی تدبیر کیجیے۔

دعا

اے اللہ! ہمارے ایمان کی حفاظت فرما، ہمیں ایمان کے لٹیروں سے محفوظ فرما، شہدائے کربلا اور شہدائے مدینہ کے درَجات بلند فرما، اُن کے صدقے ہماری مغفرت فرما، اور اُن کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اسلام کی خاطر اپنا تَن مَن دھن سب کچھ قربان کرنے کا سچا جذبہ عطا فرما، آمین یا ربّ العالمین!

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.